www.KitaboSunnat.com

مقالات

شبیر احمد منصوری
جامعہ پنجاب لاہور

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کی حقیقت اور المفسرین

انبیاء ورسل علیہم السلام توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور بندگیٔ رب کی دعوت لے کر آئے ہیں۔ اللہ رب العزت کی یہ سنت ہے کہ اس نے ہر دور میں مختلف امتوں کی طرف اپنے پیغمبر بھیجے، تاکہ وہ لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلائیں۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دنیاوی واخروی صداقتوں اور حقائق کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت، سچائی اور خلوص پر مشتمل ہوتی ہے۔ لہٰذا سننے والے اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ دل سے اس کا اعتراف کرتے ہیں ــــ البتہ شیاطین جن وانس اور تمام باطل پرست اس دعوت کی مخالفت کرتے ہیں ــ انبیاء کرام علیہم السلام کو جسمانی اور ذہنی اذیتیں دیتے ہیں طرح طرح کے الزامات اور اتہامات باندھتے ہیں۔

کاہن، مجنوں اور ساحر جیسے بڑے القابات سے تو عام طور پر ہر نبی کو نوازا گیا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝[1]

تصور کیجئے "ظالم یہ کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝[2]

"تو فرعون نے اس سے کہا کہ اے موسیٰ! میں تو تمہیں سحر زدہ گمان کرتا ہوں۔"

---

[1] سورۃ الاسراء: ۴۷ [2] سورۃ التوبۃ: ۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومِ صالح علیہ السلام کے بارے میں ایک اور مقام پر فرمایا:

قَالُوٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ؁[1]

"انھوں نے کہا کہ آپ تو جادو زدہ ہیں"

کوئی ایک ہی نہیں بلکہ اللہ کا ہر نبی ان الزامات کا سامنا کرتا رہا ہے۔ قرآنِ مجید اس صورتِ حال کو یوں بیان کرتا ہے:

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ؁[2]

"اسی طرح اُن کے پاس اس سے پہلے جب بھی کوئی رسول آیا تو انھوں نے (اس کو) ساحر اور مجنوں کہا"

سحر کو قرآن مجید شیطانی عمل قرار دیتا ہے۔ اور اَحادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جادو کو کبائر میں شمار کیا گیا ہے۔ اور یہ ایسا عمل ہے کہ جس سے انسان حالتِ کفر میں چلا جاتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو "جادوگر" کی تہمت لگا کر ملک بھر کے جادوگروں کو مقابلے کے لئے بلا بھیجا ـــ لیکن مقابلے کے بعد جادو اور سچائی کی حقیقت کو ہر ایک نے بچشمِ سر دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ ساحرینِ فرعون جو مقابلے سے پہلے انعام کے طالب تھے، اب توبہ کر کے اللہ کے حضور استغفار کرنے لگے ـــ پھر فرعون کی کوئی دھمکی بھی اُن سے اُن کے ایمان کو نہ چھین سکی۔

سحر زدہ ہونے کا الزام مشرکین و کفارِ مکہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی لگایا۔ قرآن نے اس کی نفی کی ہے ـــ البتہ قرآنِ مجید کی آخری سورتوں الفلق، الناس (معوذتین) کے شانِ نزول یا تفسیر کے حوالے سے اکثر مفسرین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ـــ اس بات کی حقیقت کیا ہے؛ اس جادو کے اثرات کیا تھے؛ مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ اس مقالے میں چند اہم مفسرین کا احاطہ کیا گیا ہے دونوں نقطہ ہائے نظر کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا ـــ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر اس کے اثرات ہوئے ہیں تو اس کی نوعیت کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

---

[1] سورۃ الشعراء: ۱۵۳ [2] سورۃ الذاریات: ۵۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقتِ سحر:

لسان العرب میں سحر کی حقیقت یوں بیان ہوئی ہے:
"سحر انسانی نظر اور قوتِ متخیلہ کو ایسا دھوکا دیتا ہے کہ انسان گمان کرتا ہے:
يَظُنُّ أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا يُرَى وَلَيْسَ الْأَصْلُ عَلَى مَا يُرَى[1]
"گمان ہوتا ہے معاملہ ویسا ہی ہے جیسا دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ اصل (حقیقت) وہ نہیں جو دکھائی دیتی ہے"
احمد مصطفےٰ المراغی کہتے ہیں:
وَوَصْفُهُ بِأَنَّهُ خِدَاعٌ وَتَخْيِيلٌ لِلْأَعْيُنِ[2]
"جادو کی تعریف یہ ہے کہ یہ دھوکہ ہے اور آنکھوں کے سامنے خیال اندازی ہے"
فرماتے ہیں:
حَتَّى تَرَى مَا لَيْسَ بِكَائِنٍ كَائِنًا.
"یہاں تک کہ آنکھیں جو چیز نہیں ہوتی اس کو ہوتا ہوا دیکھتی ہیں"
جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے:
يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى[3]
"ان کے جادو کی وجہ سے اُن کو ایسا خیال ہو رہا تھا گویا کہ وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں"
امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:
وَالسِّحْرُ يُقَالُ عَلَى مَعَانٍ، الْخِدَاعُ وَتَخْيِيلَاتٌ لَا حَقِيقَةَ لَهَا، نَحْوَ مَا يَفْعَلُهُ الْمُشَعْبِذُ بِصَرْفِ الْأَبْصَارِ عَمَّا يَفْعَلُهُ لِخِفَّةِ يَدٍ - يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مِنْ قُوَّتِهِ يُغَيِّرُ الصُّوَرَ وَالطَّبَائِعَ فَيَجْعَلُ الْإِنْسَانَ حِمَارًا وَلَا حَقِيقَةَ لِذٰلِكَ وَقَدْ تُصُوِّرَ مِنَ السِّحْرِ تَارَةً حُسْنُهُ فَقِيلَ:

---

[1] لسان العرب جلد ۴۔
[2] تفسیر المراغی، ص ۴، ۱۷۔
[3] سورۂ طٰہٰ: ۶۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا"[1]

"سحر کے کئی معانی کیے جاتے ہیں۔ دھوکہ اور ایسی خیال اندازی کہ جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی کے ذریعے لوگوں کی نگاہوں کو پھیر کر کرتا ہے ـــ لوگ گمان کرتے ہیں کہ جادو کی قوت سے صورتیں اور طبیعتیں بدل جاتی ہیں۔ تو وہ انسان کو گدھا بنا دیتا ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں"

سید قطب حقیقت سحر کی وضاحت یوں بیان کرتے ہیں:

"وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ سے مراد اَلسَّوَاحِرُ السَّاعِيَاتُ بِالْأَذىٰ عَنْ طَرِيْقِ خِدَاعِ الْحَوَاسِ وَخِدَاعِ الْأَعْصَابِ ـــ وَالسِّحْرُ لَا يُغَيِّرُ مِنْ طَبِيْعَةِ الْأَشْيَاءِ وَلَا يُنْشِئُ حَقِيْقَةً جَدِيْدَةً لَهَا، وَلٰكِنَّهُ يُخَيِّلُ لِلْحَوَاسِ وَالْمَشَاعِرِ بِمَا يُرِيْدُهُ السَّاحِرُ"[2]

"سواحر سے مراد حواس واعصاب انسانی کو دھوکے کے ذریعے اذیت دینے کی کوشش کرنا ہے۔ جادو سے چیزوں کی اصلیت نہیں بدل جاتی اور نہ ہی کوئی نئی حقیقت جنم لیتی ہے۔ لیکن حواس اور انسانی شعور کو کچھ ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ ساحر چاہتا ہے"

سحر:

اِن سب تعریفوں سے یہ واضح ہوا کہ عملِ سحر ایک دھوکہ ہے، جس کے ذریعے اشیاء کی حقیقت نہیں بدلتی۔ البتہ نگاہیں ایسا محسوس کرتی ہیں جیسا کہ جادوگر چاہتا ہے۔

تاثیرِ سحر کی حقیقت:

قرآنِ مجید اور احادیثِ رسولؐ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جادو کے عمل کے منفی اثرات انسان پر مرتب ہوتے ہیں ـــ

ساحرینِ فرعون کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے:

---

[1] المفردات فی غریب القرآن، ص: ۲۲۶۔ [2] فی ظلال القرآن، الجزء العاشر، ص: ۲۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ[۱]

"پس جب انھوں نے ڈالا تو انھوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان کو ڈرایا اور وہ زبردست جادو لے کر آئے۔"

سورۃ البقرۃ میں جادو کو شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے:۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ[۲]

"اور پیروی کرتے ہیں اس چیز کی کہ جس کو شیطان سلیمان کے وقت میں پڑھتے تھے سلیمانؑ نے تو کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔"

اِسی آیت کا اگلا حصہ جادو کے اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ صاحبِ کشاف اسی شیطانی عمل کے بارے میں لکھتے ہیں:

شیاطین نے جادو کا عمل کر کے کفر کیا۔ لوگوں کو اُن کے جادو سکھانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ ان کو گمراہ کرنا چاہتے تھے ——— ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ——— اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی آزمائش تھی جو کوئی اُن سے جادو سیکھتا اور عمل کرتا وہ کافر ہو جاتا۔ اور اگر کوئی محض جادو کے شر سے بچنے کے لئے واقفیت حاصل کرتا، اس پر عمل کرنا مقصود نہ ہوتا تو وہ مومن قرار پاتا۔ اور شر کو اس لیے بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ آدمی اس سے اپنا تحفظ کر سکے۔ جیسا کہ ابونواس شاعر کہتا ہے:

عَرَفْتُ الشَّرَّ لَا لِلشَّرِّ لٰكِنْ لِتَوَقِّيْهِ
فَمَنْ لَا يَعْرِفِ الشَّرَّ مِنَ النَّاسِ يَقَعْ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کسی قوم کو کسی طرح بھی آزما سکتا ہے ——— یہ دو فرشتے بابل کے مقام پر بھیجے گئے تھے۔ یہ لوگوں کو جادو سکھا کر نصیحت کرتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور ابتلاء کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ تو تم لوگ جادو کو عمل کرنے کی خاطر نہ سیکھو ——— یہ فرشتے جو جادو سکھاتے

---

[۱] سورۃ الأعراف: ۱۱۶ [۲] سورۃ البقرۃ: ۱۰۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اثر سے میاں بیوی کے درمیان تفریق پڑ جاتی ۔ آپس کے تعلقات میں بگاڑ آ جاتا ۔ لیکن یہ اثرات اللہ کے حکم اور اذن سے واقع ہوتے ۔

صاحب کشاف کہتے ہیں کہ ایسے علوم سے اجتناب زیادہ بہتر ہے تاکہ آدمی شر میں مبتلا نہ ہو۔[1]

ہاروت و ماروت اور تعلیم سحر:

ہاروت و ماروت اللہ کے بھیجے ہوئے دو فرشتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی آزمائش یوں کی کہ یہ دونوں فرشتے لوگوں کو ایسا جادو سکھاتے جس سے میاں بیوی کے درمیان تفریق ہو جاتی یا تعلقات خراب ہو جاتے ۔ فرشتے لوگوں کو اسی عمل سے منع بھی کرتے ۔

ارشادِ الٰہی ہے :

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝[2]

"سورۃ البقرۃ کی یہ آیت چند امور کی وضاحت کرتی ہے ۔ بابل کے شہر میں ہاروت و ماروت لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ۔۔۔ وہ خود اس کی وضاحت کر دیتے کہ ہم آزمائش ہیں ۔ لہٰذا تم کفر نہ کرو ۔۔۔ لوگ اُن سے وہ کچھ سیکھتے کہ جس کے ذریعے وہ میاں بیوی میں جدائی ڈال دیتے ۔۔۔ اور جادو کا یہ اثر اللہ کے حکم ہی سے وابستہ ہے ۔"

پھر قرآن مجید اُن کے اس فعل کی مذمت کرتا ہے ۔ گویا یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ جادو کے اثرات ہوتے ہیں ۔۔۔ لیکن عملِ سحر حرام ہے ۔ اس کا ارتکاب کرنے والا کفر یہ حرکت کرتا ہے ۔۔۔

---

[1] الکشاف الجزء الاول ۔ ص ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ [2] سورۃ البقرۃ : ۱۰۲ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ کی تشریح و توضیح میں تمام مفسرین نے بلا اختلاف جادو کے ان اثرات کو تسلیم کیا ہے — البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ کیا انبیاء کرام پر عملِ سحر کا اثر ہوتا ہے یا نہیں — رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہوا تھا یا نہیں؟

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کے اثرات کی نفی:

احمد مصطفیٰ المراغی سورۃ الفلق کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے

ا۔ آپؐ کے بارے میں مشرکین کا قول درست ثابت ہوتا ہے:

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۔ کہ تم تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو۔[1]

ب۔ ہم پر یہ اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ قرآنِ متواتر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی نفی کی ہے۔

ج۔ جن احادیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثرات کا اثبات ہوتا ہے وہ خبر احاد ہیں کہ جن کو عقائد کے سلسلے میں حجت نہیں مانا جا سکتا — عصمتِ انبیاء ایسا عقیدہ ہے کہ جس میں یقین کے سوا بات نہیں کہی جا سکتی — انبیاء کرام کے علاوہ دوسرے لوگوں پر سے صاحب المراغی نے جادو کے اثرات کی نفی نہیں کی ہے —

د۔ عطاء، حسن اور جابر کی روایت کے مطابق یہ سورہ مکی ہے — اور جادو کا تعلق حضورؐ کی مدنی زندگی سے بیان کیا جاتا ہے — لہٰذا ایسی روایات کو حجت تسلیم کرنا ایک کمزور بات ہے[2]

صاحب تدبر قرآن نے درج ذیل دلائل کے ساتھ حضور علیہ السلام پر سے جادو کے اثر کی نفی کی ہے۔

ا۔ یہ مسلمہ عقیدے کے بالکل منافی ہے جو قرآن نے انبیاء علیہم السلام سے متعلق ہمیں تعلیم کیا ہے۔ عصمت حضرات انبیاء علیہم السلام کی ان خصوصیات میں سے ہے جو کسی وقت بھی اُن سے منفک نہیں ہوتی۔

ب۔ دندان مبارک کی شہادت، زخمی ہونے اور بیماری وغیرہ پر جادو کے اثر کو قیاس کر کے جواز

---

[1] سورۃ الاسراء، ۴۷ [2] تفسیر المراغی الجزء الثلاثون۔ ص: ۲۶۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے شیطانی تصرفات سے اپنے نبیوں کو محفوظ رکھا ہے۔ اور ان کی یہ محفوظیت دین کے تحفظ کے لئے ناگزیر ہے۔

ج۔ اس واقعے سے متعلق روایات موضوع، ضعیف اور خبر واحد پر مشتمل ہیں۔

د۔ اس سورہ کا شانِ نزول جادوگروں کا شیطانی عمل نہیں ہے ـــ البتہ ـــ رسولِ اکرمؐ پر جادو کا اثر اگر ہوا بھی ہے تو بہت عارضی ـــ

بخاری و مسلم، ابنِ ماجہ کی متفق علیہ روایت کے یہ الفاظ ـــ حَتّٰی إِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ـــ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس کا کوئی اثر آپؐ کی قوتِ متخیلہ پر پڑا بھی تو وہ چند گھنٹوں سے زائد نہیں رہا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپ سمجھ لیا۔ اور وقتی طور پر گھبرا گئے۔ اس طرح کی کیفیات تھوڑی دیر تک طاری ہو جانا ناممکن نہیں ہوتا۔ یہ کیفیات بطور امتحان بھی نبی کو پیش آسکتی ہیں، لیکن ہوتی یہ وقتی اور عارضی ہیں۔ تاکہ نبی کی عصمت مجروح نہ ہو[1]

مفسرِ قرآن سید قطبؒ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر کی تردید کرتے ہیں۔ ان کے دلائل یوں ہیں کہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو مشرکین کی بات درست ثابت ہوتی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمتِ نبوت پر حرف آتا ہے۔ اس واقعہ سے متعلق اکثر احادیث آحاد ہیں جبکہ عقیدے کے سلسلے میں تواتر شرط ہے ـــ مزید براں یہ کہ معوذتین مکہ میں نازل ہوئیں، جبکہ واقعہ کا تعلق مدینے سے بیان کیا جاتا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

وَقَدْ وَرَدَتْ رِوَایَاتٌ بَعْضُھَا صَحِیْحٌ وَلٰکِنَّہٗ غَیْرُ مُتَوَاتِرٍ ـــ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتُ تُخَالِفُ أَصْلَ الْعِصْمَۃِ النَّبَوِیَّۃِ فِی الْفِعْلِ وَالتَّبْلِیْغِ ـــ وَالْأَحَادِیْثُ الْآحَادُ لَا یُؤْخَذُ بِھَا فِیْ أَمْرِ الْعَقِیْدَۃِ ـــ وَالْمَرْجِعُ ھُوَ الْقُرْاٰنُ ـــ فَضْلًا عَلٰی أَنَّ نُزُوْلَ ھَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ فِیْ مَکَّۃَ ھُوَ الرَّاجِحُ مِمَّا یُوْھِنُ أَسَاسَ الرِّوَایَاتِ الْأُخْرٰی[2]

[1] تدبر قرآن جلد ہشتم ص ۶۶۲-۶۶۵ [2] فی ظلال القرآن۔ الجزء العاشر ص ۲۹۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اثرِ سحر!

— تائیدی آراء —

رسولِ اکرمؐ پر سحر کا واقعہ:

یہ واقعہ صلح حدیبیہ ۶ھ کے بعد پیش آیا کہ کفار و مشرکین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ اذیت کے سامان کرتے رہتے تھے۔ میدانِ حرب وضرب میں مسلسل شکست کھانے کے بعد انھوں نے یہ نیا طریقہ دریافت کیا۔ خیبر سے یہود کا ایک وفد لبید بن الاعصم کے پاس آیا۔ یہ شخص انصار کے قبیلے بنی زُریق سے تعلق رکھتا تھا یا یہودی ہو گیا تھا۔ یا منافق تھا۔ یہود نے اس کو لالچ دے کر حضور علیہ السلام پر جادو کے لئے آمادہ کیا۔ کیونکہ یہ ماہر جادوگر تھا۔ اس شخص نے رسولِ اکرمؐ کے خادم لڑکے کے ذریعے آپؐ کے بال مبارک حاصل کر کے جادو کیا۔ جس کے لیے موم میں سوئیاں اور دھاگے پہ گرہیں لگائیں اور تر کھجور کے خوشے میں رکھ کر "ذروان" کے کنویں کی تہ میں ڈال دیا۔ اور اس دوران حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف محسوس فرماتے رہے ہے۔ جس کی وضاحت متعدد احادیث سے ہوتی ہے جو صحاح ستہ میں مختلف طرق سے روایت کی گئی ہیں۔

(۱) طوالت سے بچنے کے لئے ہم صحیح بخاری میں امّ المومنین بی بی عائشہؓ کی روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُخَيَّلُ
إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ ..... قَالَ م يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ
أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا
عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ
الرَّجُلِ؟ فَقَالَ مَطْبُوْبٌ۔ قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ۔
قَالَ فِيْ أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ
ذَكَرٍ۔ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ چند اصحاب کو لے کر کنویں پر گئے اور جادو زدہ مواد کو نکالا ـــــ معوذتین پڑھتے جاتے اور گرہیں کھولتے اور سوئیاں نکالتے جاتے ـــــ ساتھ ساتھ آپ کی صحت بھی بہتر ہوتی جاتی۔

بعض روایات میں حَتّٰی کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ یَاْتِی النِّسَآءَ وَلَا یَاْتِیْهِنَّ ـــــ

قَالَ سُفْیَانُ هٰذَا اَشَدُّ مَا یَکُوْنَ مِنَ السِّحْرِ[1]

صاحب تفسیر القرطبی، عبداللہ بن قاسم مولیٰ ابی بکر الصدیقؓ کی روایت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ لبید بن الاعصم کی بیٹیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ گرہوں میں جادو کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے معوذتین کی گیارہ آیات اتاریں[2]

۲۔ امام فخر الدین رازیؒ کے نزدیک سورۃ الفلق میں نَفّٰثٰت سے مراد لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں ہیں جنھوں نے رسولِ اکرمؐ پر جادو کیا[3]

۳۔ قتیبہ ابنِ کثیرؒ نے رسولِ اکرمؐ پر جادو والی حدیث کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ کے حکم سے اس تکلیف کا علاج تجویز کیا ـــــ

ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَشَفَاهُ وَرَدَّ کَیْدَ السَّحَرَةِ الْحُسَّادِ مِنَ الْیَهُوْدِ فِیْ رُءُوْسِهِمْ وَجَعَلَ تَدْمِیْرَهُمْ فِیْ تَدْبِیْرِهِمْ ـــــ[4]

صاحبؒ کشاف فرماتے ہیں؛

قَوْلُهٗ وَلَا تَاْثِیْرَ لِذٰلِكَ، مَبْنِیٌّ عَلٰی مَذْهَبِ الْمُعْتَزِلَةِ مِنْ اَنَّهٗ لَا حَقِیْقَةَ لِلسِّحْرِ وَلَا تَاْثِیْرَ لَهٗ ـــــ وَذَهَبَ اَهْلُ السُّنَّةِ اِلٰی اِثْبَاتِ تَاْثِیْرِهٖ لِظَاهِرِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ[5]

معتزلہ جادو کے اثر کو تسلیم نہیں کرتے، البتہ اہل سنّت کتاب وسنّت کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے (آپؐ پر) جادو کے اثر کو تسلیم کرتے ہیں۔

۴۔ صاحبؒ فتح القدیر نے بھی تائید کی ہے ـــــ

قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ النَّفّٰثٰتِ هُنَّ بَنَاتُ لَبِیْدِ بْنِ الْاَعْصَمِ الْیَهُوْدِیِّ سَحَرْنَ

[1] صحیح البخاری، الجزء السابع۔ الباب الشرک والسحر ص ۱۷۶ [2] تفسیر القرطبی، الجزء العشرون ص ۲۵۹ [3] التفسیر الکبیر الجزء الثانی والثلاثون ص ۱۹۶ [4] تفسیر ابن کثیر، الجزء الثالث۔ ص ۶۹۵ [5] تفسیر الکشاف الجزء الرابع۔ ص ۸۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبیّ۔

یعنی نفّٰثٰت سے مراد لبید بن اعصم کی وہ بیٹیاں مراد ہیں جنھوں نے حضورِ اکرمؐ پر جادو کیا۔"

جادو کا اثر بھی ثابت ہے :

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ جَاءَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَقَالَ اَلَا اَرْقِیْكَ بِرُقْیَةٍ رَقَانِیْ بِهَا جِبْرِیْلُ [1]

"آپؐ نے حضرت ابوہریرہؓ کی عیادت فرمائی اور اُن کا وہی علاج فرمایا کہ جو حضرت جبریلؑ نے آپؐ کا کیا تھا۔

۵۔ صاحب مواہب الرحمٰن کہتے ہیں :

"واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں اس یہودی کے سحر کا کچھ اثر نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور آپؐ پر جاری کر کے آپؐ کی امت کو تعلیم دی۔ جیسے آپؐ نمازِ فجر سے سفر میں سو گئے تاکہ اُمت کو مسائل معلوم ہوں"[2]

۶۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ حضورؐ پر جادو کے اثر اور علاج کو معوذتین کا شانِ نزول قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

"حضرت جبریلؑ امین سورتیں پڑھنے لگے، ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھل گئی۔ چنانچہ آپؐ کو بالکل شفا ہو گئی"[3]

۷۔ صاحبِ کشف الاسرار نے دو آراء نقل کی ہیں۔ اُن کے نزدیک اگرچہ کچھ لوگوں نے سحر کو تسلیم نہیں کیا، لیکن جمہور علماء و مفسرین کا مسلک یہ ہے کہ آپؐ پر جادو کا اثر ہوا[4]

رسولِ اکرم علیہ السلام پر جادو کے اثر کی نوعیت :

علامہ آلوسیؒ بھی رسولِ اکرمؐ پر تاثیرِ سحر کو تسلیم کرتے ہیں۔ قاضی عیاضؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں :

وَقَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضُ قَدْ جَاءَتْ رِوَایَاتُ حَدِیْثِ عَائِشَةَ مُبَیِّنَةً اَنَّ السِّحْرَ اِنَّمَا تَسَلَّطَ عَلٰی جَسَدِهِ الشَّرِیْفِ وَظَوَاهِرِ جَوَارِحِهِ

---

[1] فتح القدیر، الجزء الخامس، ص: ۵۰۷ [2] مواہب الرحمٰن الجامع البیان۔ ص: ۸۳ [3] بیان القرآن ص: ۱۲۵ [4] کشف الاسرار جلد دہم ص: ۶۷۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا على عقله وقلبه واعتقاده ــــ وكل ما جاء في الآيات من أنه عليه الصلوة والسلام يخيل إليه فعل شيء ولم يفعله ونحوه فمحمول على التخيل بالبصر لا لخلل تطرق إلى العقل وليس في ذلك ما يدخل لبسا على الرسالة ولا طعنا لأهل الضلالة ــــ ومذهب أهل السنة علماء الأمة على إثباته

قاضی عیاضؒ حدیث ام المومنین عائشہؓ کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

جادو کا اثر حضور علیہ السلام کے جسدِ مبارک اور اعضاء پر ہوا، عقل، قلب یا اعتقاد پر نہیں ہوا۔ حضورِ اکرمؐ کے محسوسات میں جو تبدیلی ہوئی وہ محض نگاہوں تک محدود تھی ــــ اس سے مراد عقل میں خلل واقع ہونا ہرگز نہیں ہے۔ اور اس سے منصبِ رسالت پر اشتباہ یا گمراہ لوگوں کی طرف سے طعن کا پہلو نہیں نکلتا ــــ"

عبدالماجدؒ دریا آبادی لکھتے ہیں:

رسولِ اکرمؐ کا سحر سے (جو مادیات ہی کی ایک قسم ہے) متاثر ہو جانا بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے ذات الجنب سے، ملیریا سے، دردِ اعصاب سے متاثر ہو جانا اور اس میں منافیٔ نبوت ہونے کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نہیں [۲]"

مفتی محمد شفیع مرحوم لکھتے ہیں:

"سحر کا اثر بھی اسبابِ طبعیہ کا اثر ہوتا ہے، جیسے آگ سے جلنا یا گرم ہونا، پانی سے سرد ہونا، بعض اسبابِ طبعیہ سے بخار آجانا۔ یا مختلف قسم کے درد یا امراض کا پیدا ہو جانا ایک امرِ طبعی ہے جس سے پیغمبر و انبیاء مستثنیٰ نہیں ہوتے۔ اسی طرح سحر و جادو کا اثر بھی اسی قسم سے ہے، اس لئے کوئی بعید نہیں" [۳]

جادو کے اثرات اور نوعیت کے بارے میں صاحب ضیاء القرآن کا نقطۂ نظر یوں ہے:

"جس طرح پاک کلام کے پاکیزہ اثرات ہوتے ہیں اسی طرح ابلیسی منتروں اور شیطانی طلسموں کے تکلیف دہ اثرات ہوتے ہیں ــــ سحر سے کسی چیز کی حقیقت بدلتی ہے یا

---

[۱] روح المعانی، الجزء الثلاثون، ص: ۲۸۱ [۲] تفسیر الماجدی، ص: ۱۲۱۵ [۳] معارف القرآن جلد ۸، ص: ۸۴۷ ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے انسان نفسیاتی طور پر ضرور متاثر ہوتا ہے۔[1]

سید مودودیؒ جادو کی حقیقت اور نوعیت کے بارے میں فرماتے ہیں :

"جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے ۔"[2]

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثرات کی نوعیت کی یوں وضاحت فرماتے ہیں :

"کسی کام کے کرنے کے بارے میں شبہ، ازواجؓ کے پاس جانے میں شبہ، کسی چیز کے دیکھنے یا نہ دیکھنے کے بارے میں شبہ ۔۔۔ یہ تمام اثرات آپؐ کی ذات تک محدود رہے۔ حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ تک نہ معلوم ہو سکا کہ آپؐ پر کیا گذر رہی ہے ۔ رہی آپؐ کے نبی ہونے کی حیثیت، تو اس میں آپؐ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا۔ کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس زمانے میں آپؐ قرآن کی کوئی آیت بھول گئے ہوں یا کوئی آیت آپؐ نے غلط پڑھ ڈالی ہو۔ یا اپنی صحبتوں، اپنے وعظوں اور خطبوں میں آپؐ کی تعلیمات کے اندر کوئی فرق واقع ہو گیا ہو۔ یا کوئی ایسا کلام آپؐ نے وحی کی حیثیت سے پیش کر دیا ہو جو فی الواقع آپؐ پر نازل نہ ہوا ہو، یا نماز آپؐ سے چھوٹ گئی ہو۔ اور اس کے متعلق بھی آپؐ نے سمجھ لیا ہو کہ پڑھ لی ہے مگر نہ پڑھی ہو ۔۔۔ آپؐ کی حیثیتِ نبوت اس سے بالکل غیر متاثر رہی اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپؐ اپنی جگہ اسے محسوس کر کے پریشان ہوتے رہے ۔۔۔ جادو کا اثر صرف ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تھا۔ نبوتِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے بالکل غیر متاثر رہی۔"[3]

خلاصۂ بحث و تجزیہ :

مفسرین کرام نے عملِ سحر کے اثرات کی مطلقاً نفی نہیں کی ۔۔۔ ہاروت و ماروت کا جادو سکھانے کا واقعہ اور ساحرینِ فرعون کے جادو کے اثرات اثباتِ سحر کی نقلی دلیل ہیں۔

---

[1] ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۷۳۱، [2] تفہیم القرآن۔ جلد ششم ص ۴۴۳ [3] تفہیم القرآن۔ جلد ششم ص: ۴۴۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل و قیاس بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اگر انبیاء کرام علیہم السلام کو زخم، بیماری اور بچھو کا کاٹنا تکلیف دے سکتا ہے تو جادو کے اثر سے جسمانی یا رُوحانی اذیت پہنچنا بھی ایسا ہی عمل ہے ۔۔۔ ساحرینِ فرعون کے عملِ سحر سے دیگر لوگوں کی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی خوف طاری ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تسلّی دی اور کہا کہ تم جو تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو پھینکو، یہ سب کچھ نگل جائے گی۔

احمد مصطفےٰ المراغی، سیّد قطب شہیدؒ اور امین احسن اصلاحی نے حضورِ اکرمؐ پر جادو کو عصمتِ انبیاء کے خلاف قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں جو احادیث ہیں وہ عام طور پر خبرِ آحاد ہیں ۔۔۔ لیکن خود انہی بزرگوں نے کسی حد تک رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثرات کو درست بھی تسلیم کیا ہے۔

سیّد قطب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی روایات میں سے کچھ کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ تو اگر یہ متعدد روایات ہیں اور صحاح ستہ کی اکثر کتب میں مستند طور پر روایت کی گئی ہیں تو پھر ان کی صحت کو تسلیم کرنے سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

محترم اصلاحی صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ انبیاء کرام پر جادو کے اثرات عارضی طور پر ہو سکتے ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ عام طور پر جو مفسرین کرام حضورؐ پر سحر کی نفی کرتے ہیں۔ وہ اس کو یکسر رد نہیں کرتے۔

جہاں تک احادیث کے خبرِ احاد ہونے کا تعلق ہے تو یہ بھی حقیقت ہے کہ خبرِ آحاد کو محض اس لئے رد نہیں کیا جا سکتا کہ اُن کی حیثیت خبرِ واحد کی ہے۔ خبرِ واحد کو ان بزرگوں نے صحیح بھی قرار دیا ہے۔ سب کی صحت پر اعتراض نہیں کیا۔ جہاں تک عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا تعلق ہے، وہ اس سحر کے اثر سے متاثر نہیں ہوتی۔

حضور اکرم علیہ السلام پر جادو کے اثرات جسمانی و ذاتی اور باطنی حد تک تھے۔ ان اثرات کو صرف حضورؐ ہی محسوس کر رہے تھے۔ کسی اور پر ہرگز ظاہر نہ ہوتے تھے۔ البتہ جب آپؐ نے بی بی عائشہ کے سامنے تفصیل بیان کی اور کنوئیں میں سے موادِ سحر کو نکالا گیا۔ تب اکثر لوگوں کو پتہ چلا۔

جب تک آپؐ پر جادو کا اثر رہا آپؐ جسمانی و ذہنی کرب و تکلیف محسوس فرماتے رہے لیکن کسی فریضہ کی ادائیگی میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہوئی۔

مفسرین کی اکثریت نے ان آیات کا یہ مفہوم لیا ہے، جو بزرگ حضورؐ پر سحر کی نفی کی دلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں معوذتین کو مکّی دَور کی سورتیں قرار دیتے ہیں، وہ یہ نہیں جانتے کہ ان سُورتوں کا نزول مدینہ میں ہُوا اگر یہ بات صحیح مان لی جائے تب بھی معوذتین کے ذریعے جادو کے علاج کی نفی نہیں کی جاسکتی —— تطبیق کی یہ صُورت ممکن ہے کہ یہ سُورتیں تو مکہ ہی میں نازل ہوئیں البتہ اسی موقع پہ جبرئیل امین علیہ السلام نے اُن کو پڑھ کر جادو کے اثرات کو زائل کرنے اور علاج کے لیے رہنمائی فرمائی ہو۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ تمام انسانوں کے لئے نمونہ ہے۔ چنانچہ اس طرح کے واقعات میں لوگوں کے لئے رہنمائی کا سامان ہے۔ ایک بات یہ ثابت ہو رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان ہیں اور جس طرح انسانوں کو اس طرح کی تکالیف پیش آجاتی ہیں، آپ کو بھی پیش آئی —— دُوسری بات یہ کہ اگر جادو کے اثر سے ایسی ہی تکلیف کسی کو لاحق ہو تو وہ اس خفیہ شیطانی عمل کا علاج اللہ کے پاک کلام کے ذریعے کر سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

المراجع

۱۔		القرآن الحکیم	
۲۔	ابن منظور جمال الدین	لسان العرب	نشر ادب الحوزہ ایران، ۱۴۰۵ھ
۳۔	ابنِ کثیر عماد الدین الحافظ	تفسیر ابنِ کثیر	دار القرآن بیروت، ۱۴۰۲ھ
۴۔	اصلاحی امین احسن	تدبر قرآن	فاران فاؤنڈیشن لاہور، ۱۹۸۰ء
۵۔	آلوسی محمود شکری سید	روح المعانی	ادارہ طباعتِ منیریہ۔ بیروت لبنان
۶۔	امیر علی سید	مواہب الرحمٰن الجامع البیان	مطبع منشی نول کشور لکھنؤ
۷۔	انصاری عبداللہ خواجہ	کشف الاسرار	شرکت چاپ بہمن طہران، ۱۳۸۰ھ
۸۔	بخاری محمد بن اسمٰعیلؒ	صحیح البخاری	مصطفٰے البابی الحلبی مصر ۱۳۴۵ھ
۹۔	تھانوی محمد اشرف علی	بیان القرآن	اشرف المطابع واقع تھانہ بھون، مظفر نگر ہند
۱۰۔	راغب الاصفہانی حسین بن محمد	المفردات فی غریب القرآن	المطبعۃ المیمنیۃ القاہرہ۔ ۱۳۲۴ھ
۱۱۔	رازی فخر الدینؒ	التفسیر الکبیر	المطبعۃ البھیۃ المصریہ
۱۲۔	زمخشری محمود بن عمر	تفسیر الکشاف	دار الکتاب العربی۔ بیروت ۱۹۶۶ء
۱۳۔	سید قطب	فی ظلال القرآن	مطبعۃ عیسٰی البابی الحلبی مصر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ شوکانی محمد بن علی بن محمد — فتح القدیر — مطبع مصطفےٰ البابی الحلبی مصر
۱۵۔ عبدالماجد، دریا آبادی — تفسیر الماجدی — تاج کمپنی لاہور۔ ۱۹۵۰ء
۱۶۔ قرطبی محمد بن احمد الانصاری — تفسیر القرطبی — دار الکتب العربی قاہرہ۔ ۱۳۸۷ھ
۱۷۔ مودودی ابوالاعلیٰ سید — تفہیم القرآن — ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔ ۱۹۷۷ء
۱۸۔ محمد شفیع مفتی — معارف القرآن — ادارہ المعارف کراچی۔ ۱۹۷۶ء
۱۹۔ المراغی احمد مصطفےٰ — تفسیر المراغی — مطبع مصطفےٰ البابی الحلبی مصر۔ ۱۳۶۵ھ
۲۰۔ محمد کرم شاہ پیر — ضیاء القرآن — ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔ ۱۴۰۰ھ

حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی یاد میں

ماہنامہ ترجمان السُنّہ کا اجراء

● جس کا مشن کتاب و سنّت کی بالادستی ● شرک و بدعت سے پاک اسلامی معاشرے کی تشکیل
● فرقِ باطلہ کا علمی رد ● اور ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہو کر جد و جہد کرنا ہے۔
مجلے میں علامہ ظہیرؒ کی قیمتی اور نادر تحریریں بھی شامل ہوں گی۔ ● بدلِ اشتراک صرف ۶۰ روپے سالانہ۔
نوٹ: مجلہ مارچ میں "علامہ ظہیر نمبر" کے نام سے خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے

ابتسام الٰہی ظہیر — ۵ ۴۷، شادمان، لاہور

احباب توجہ فرمائیں!

زرِ سالانہ موصول نہ ہونے پر ماہ مارچ کا محدث بذریعہ وی۔ پی بھیجا جائیگا جسکو وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہوگا۔ شکریہ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ